# ذوالکفل بخاری کی نظمیں: فکر و جذبہ کا امتزاج

پروفیسر انور جمال

اردو نظم اپنے اسالیب کے اعتبار سے ایک گلشنِ ہشت رنگ ہے۔ مغربی دریچوں کی تازہ ترین فکری ہواؤں نے اس چمنستان کے غنچوں، شگوفوں کو ہمیشہ تازہ دم رکھا۔ آزاد نظم کے امکانات اس قدر زیادہ ہیں کہ شاعر اپنی شعور کی رَو Stream of Consciousness کے بہاؤ میں ایک جہانِ نو آباد کرتا ہے۔

ذوالکفل بخاری کی نظموں میں ''رُودِ شعور'' اپنی پوری توانائی سے رواں نظر آتی ہے۔ ذوالکفل بخاری کا نسبی سلسلہ ایک شگفتہ علمی وادبی خاندان سے منسلک ہے۔ لہٰذا اس کی شعری کائنات میں ''فکر'' بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں مشاہدہ تخلیقی تجربہ میں ڈھلنے سے پہلے ہی گہری فکر کی فسانِ تیز کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ فکر و تجربے کی اس کڑی اور نسبتاً دشوار گزار واردات کے بعد وہ تخلیق کی سطح کو چھوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ نظموں کا تانا بانا اس انداز سے بُنا گیا ہے کہ جذبہ، فکر کا پیروکار رہے۔ گویا قاری پہلے شاعر کی فکری سطح سے ملاقات کر کے جذبے کی شدت تک پہنچ پاتا ہے۔ یوں ذوالکفل کی نظموں کے Thesis کی تفہیم ایک ہی قرأت میں قاری کے بس کی بات نہیں بلکہ نظم پاروں کے معنوی بطون میں اترنے کے لیے قاری کو ایک حسّی نردبان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی ایک عمدہ شاعری کی پہچان بھی ہے کہ نظم کے ظواہر کی نسبت Beyond میں معنی کی ایک اور سطح بھی موجود ہو۔ ورنہ شاعری ایک Statmental رخ سے اوپر نہیں اٹھتی۔ یہاں میری مراد محض دور از کار علامت کی نمائش گری نہیں بلکہ تخلیقی جذبے کی تپش اور فکری اُپج کے امتزاج سے ہی آرٹ کا انگبینِ تازہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ذوالکفل بخاری کی نظمیں کتبہ ، آپ سے آپ ، مجھے محسوس ہوتا ہے ، معلوم نہ معلوم اس نوع کی نظمیں ہیں جن میں جذبہ اور فکر باہم اس طرح گھلے ملے ہوئے ہیں کہ معنی کا ایک نیا غرفہ کھلا محسوس ہوتا ہے۔ نظموں کے درج ذیل ٹکڑے اس بات کی شہادت دیں گے:

پُرتحیّر روشنی کی اَن چھوئی ٹھنڈک کا پیاسا
صد ہزاراں سال کی تشنہ دہانی لے گیا
روشنی باطن کی، آنکھوں کی چمک
دوپہر کی دھوپ سی اُجلی جوانی لے گیا
(کتبہ )

تمام باتیں
ادھورے پن کی صلیب پر خود سے سج گئی ہیں
پر اُن میں لذّاتِ نو بہ نو کی
ہزار دنیائیں اب نہیں ہیں
نہ مشغلے ہیں، نہ اشقلے ہیں
نہ ویسی باتیں اِدھر اُدھر کی!

(آپ سے آپ)

----------

مجھے معلوم ہے
اک عمر اب بھی انت کو آواز دیتی ہے
مگر اس خام خواہش، حسرت بے جا کی بستی میں
ہٹیلے اور ضدی سبزۂ نو عمر کے ہر ایک بازیچے
گل و برگ و نہال و نخل کے اک ایک کوچے میں
ہزاروں شبنمی پیکر
فنا انجام ہو جانے سے بچنے کے جنون و خبط میں
خیل سواران عدم آباد کے پاؤں پکڑتے ہیں

(معلوم، نامعلوم)

ذوالکفل نے مقدار Quantity کے لحاظ سے بہت کم لکھا ہے لیکن وارداتِ فکر و جذبہ کے بغیر قلم نہیں اٹھایا، کیونکہ سچ وہیں سے جنم لیتا ہے جہاں جھوٹ کی توانائی ختم ہو جاتی ہے۔

(۶/ستمبر۲۰۰۹ء)